سالانہ قیمت سالانہ تین روپیہ آٹھ آنہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

پروفیسر محمد اسمٰعیل ایم - اے - ۱۸ وارث روڈ - لاہور } ایڈیٹر

پادری غلام مسیح صاحب میکلوڈ روڈ - لاہور } اسٹنٹ

پادری ایچ - اے - سوائل صاحب ایس - ٹی - ایم - ایمپریس روڈ لاہور } مینیجر

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مینیجر صاحب نور افشاں ہونا چاہئے تمام مضامین و اشتہارات برای اندراج کاغذ کے ایک طرف تحریر کر کے بنام ایڈیٹر وارث روڈ لاہور کے پتہ پر ارسال فرمایا کریں۔

حقیقی نور جو ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے دنیا میں آنے کو تھا

جلد ۵۵ | ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے - ۱۶ دسمبر ۱۹۲۷ء | نمبر ۵۰

مسدس منت

گذشتہ سے پیوستہ

بولے وہ سب بہم کہ ہے اتنا کہاں بہم — کھانے کو ان ہزاروں کے لائیں کہاں سے ہم
یہ ہیں زیادہ روٹیاں دو سو کی ہونگی کم — فرمایا خالی باتوں سے بھرتے نہیں شکم
حاضر کرو جو پاس تمہارے ہے ماحضر
ہمت سے خار خشک ہو گلبرگ سبز و تر

بولے وہ ایک چھوکرے کے پاس بحضور — ہیں جو کی پانچ روٹیاں دو مچھلیاں ضرور
وہ ان ہزاروں میں ہیں کیا گو ہوں چور چور — فرمایا لاؤ پاس مرے وہم کر کے دور
کیا ہوگا کیسے ہوگا تمہیں اس سے کام کیا
ناظم ہوں جانتا ہوں کہ ہو انتظام کیا

تب جو کی پانچ روٹیاں اور دونوں مچھلیاں — لائے حضور رازق و رزاق دو جہاں
مہماں نوازیوں ہوئے تب آپ ہمزباں — ہر صف میں ہوں پچاس بٹھاؤ انہیں یہاں
خود روٹیاں جو توڑیں تو ٹکڑے برستے تھے
شاگرد ٹوکروں میں اٹھا کر برستے تھے

خواہش مسیح کی تھی کہ ان بھوکوں کو کھلائے — گو کم ہوں پانچ روٹیاں اعجاز سے بڑھائے
شاگردوں کے ذریعہ سے سب ہی انہیں لائے — سبزہ زمیں پہ فرش ہرا جا بجا بچھائے
دیرانہ جس کو کہتے ہیں مہمان خانہ ہو
پھیلا یہ آسماں نہ ہو شامیانہ ہو۔

کل سو صفیں تھیں مردوں کی ہر صف میں تھے پچاس — کر سکتے ہیں شمار کا ہم ان کے یوں قیاس
ان کے سوا تھیں عورتیں بچے تھے جن کے پاس — دس پندرہ ہزار میں ہو کس کو التباس
جم غفیر بھیڑ بہت پانچ روٹیاں
کے قتلے چھوٹی مچھلیوں کے کٹی ہوں بوٹیاں

بھوکے تھے وہ کھا کے ہوئے سیر تھے سب — حیران ہو کے بولے کہ دعوت یہ تھی عجب
کھانے کو تو کھائے ہونگے بہت یابس و رطب — لیکن جو آج ذائقہ پایا ملا وہ کب
مہماں نواز کوئی بھی ایسا ملا نہیں
یوں غنچۂ قلوب ہمارا کھلا نہیں

ان روٹیوں کے ٹکڑوں سے ہو کی شکم پری — جو بچ رہا تھا اسکی بھی مقدار کم نہ تھی
شاگردوں نے اٹھائیں بھری بارہ ٹوکری — دینے میں کم تھا لینے میں لیکن نہ تھی کمی
دینے میں ہم کریں نہ کم و بیش کا خیال
دیتے ہوئے کریں نہ پس و پیش کا خیال

اس شارع و مفسر احکام حق کے پاس — کی واقف رموز شریعت نے التماس
اُستاد کیا کروں کہ ہے زیست بیقیاس — فرمایا آپ نے کہ ہیں احکام تیرے پاس
یہ حکم ہے خدا کو فقط اختیار کر
کل جان و زور و فہم سے دل سے پیار کر

اپنی برابر اپنے پڑوسی کی چاہ کر — جیسے کہ اپنے آپ سے اس سے نباہ کر
برباد ہو نہ آپ نہ اُس کو تباہ کر — اس میں سپید کر نہ تو اس میں سیاہ کر
ہمسایہ ہے ہر سایہ سے گھر بار پہ نثار
دیوار و در سے ہو در و دیوار پہ نثار

میں نے تیری خبر کان سے سنی تھی پر اب میری آنکھیں تجھے دیکھتی ہیں۔ اس لئے مجھے اپنے آپ سے نفرت ہے اور میں خاک اور راکھ میں توبہ کرتا ہوں۔ ایوب ۴۲: ۵، ۶

مثنوی صبرِ ایوب

(منظومہ جناب کیدار ناتھ صاحب منت سکنہ گھڑاچوی)

ایوب کی قیل وقال

ایوب نے پوچھا کیا کہو گے
سخت اور یہ طور کیا کرو گے
دس بار تو کر چکے ملامت
کیوں کرتے ہو بدحواس مجھکو
بالفرض گنہ میں مان لیتا
میرا گنہ میرے ساتھ ہوتا
کیسی گجی آئی کر رہے ہو
کٹ حجتیوں سے دے کے الزام
مجھکو تو خدا ہی نے گرایا
میں اس کے ہی جال میں پھنسا ہوں
فریاد ہے میری بہر بیداد
ہوں داد طلب بزور آواز
حد بندی ہے سد راہ میری
تاریکی کا راہ میں ہے پہرا
سر پر سے اُٹھا لیا مرا تاج
حرمت مجھ پہ حرام کر دی
برباد میں ہر طرف ہوا ہوں
پودے کی طرح امید اُکھاڑی
مجھ پر اس کا غضب ہے بھڑکا
اب دشمنوں کے شمار میں ہوں
اسکی فوجوں کی ہے چڑھائی
سب دور بیگانہ ہو گئے ہیں
بھولے مجھے میرے جان پہچان

کب تک دکھ دیتے تم رہو گے
چکنا چور اور کیا کرو گے
شرماؤ نہ لاؤ اور شامت
امید میں دو نہ یاس مجھکو
تم کو کیا فائدہ وہ دیتا
کیا نفع تمہارے ہاتھ ہوتا
تم اپنی بڑائی کر رہے ہو
چوہیں قدموں سے لیتے ہو کام
گردش نے مری مجھے پھسلایا
کیچڑ میں اُسی کے میں دھنسا ہوں
سُنتا نہیں پھر بھی میری فریاد
انصاف سے رکھا کیوں مجھے باز
گذروں نہیں تاب آہ میری
ظلمت کا چشمہ بھی ہے گہرا
اور تخت بھی کر دیا ہے تاراج
میری ترکی تمام کر دی
شہرت سے میں برطرف ہوا ہوں
مایوس ہے اس نے پچھاڑی
بھبھکا رنج اور تعب ہے بھڑکا
کیا جانوں میں کس قطار میں ہوں
جا میری محاصرہ میں آئی
ہمدم بیگانہ ہو گئے ہیں
اور رشتہ کے بن گئے انجان

مجھکو لونڈی غلام بھولے
میں اُن کی نظر میں بن گیا غیر
نوکر کی میں بیٹھا ہوں طلب میں
بی بی کو ہے مجھ نفر سے نفرت
لڑکے میری کرتے ہیں حقارت
غماز ہیں تھے جو یار ہمراز
ہڈی جو تھیں گوشت میں سرِ دست
پہچاں نہ ہو معدہ سے کہیں آنت
مجھ پر کرو رحم۔ رحم کر کے
مارو نہ مجھے خدا کی مانند
اے کاش جو ہیں یہ عام باتیں
لوہے کے قلم سے کر کے تحریر
ہو جائیں یہ مستند سند تک
واقف ہوں کہ میرا لینے والا
ہر چند کہ میرا پوست گل جائے
سڑ گل کے یہ جسم جائے گر بھی
اپنے لئے اپنی ہی نظر سے
گردے میرے گل رہے ہیں اندر
تم کو یہ کہنا چاہئے تھا
ڈرتے۔ اسے کیوں ستاتے ہیں ہم
تلوار کی دھار سے ڈرو اے یار
ہو گی یہ تجھے تمیز آخر
نعمانی کو اب عتاب آیا

کیا دوں میں نشان جو نام بھولے
اور آ گیا دوستی کی جا بیر
رکھتا نہیں وہ جواب لب میں
اور بچہ نہ مانیں میری منت
ہے لڑکیوں کو بھی یہ جسارت
مرتا تھا میں جن پہ ہیں وہ دمباز
وہ پوست میں ہو گئی ہیں پیوست
گننے نہیں دیتا دانت سے دانت
مارا ہے خدا نے ہاتھ دھر کے
کیوں کبر ہے کبریا کی مانند
لکھی جائیں تمام باتیں
کا نقش ہو فی الحجر یہ تسطیر
اور باقی بھی رہتیں وہ ابد تک
زندہ ہے رہائی دینے والا
اور جسم سے زندگی نکل جائے
دیکھونگا خدا کو اپنے پھر بھی
دیکھونگا۔ گو غیر آنکھ تر سے
سوزش سی ہے جل رہے ہیں اندر
غم مجھکو نہ سہنا چاہئے تھا
نالش کا سبب بھی پاتے ہیں ہم
تلوار کو قہر ہے سزاوار
انصاف ہے کوئی چیز آخر
معتوب ہو وہ جواب آیا





نور افشان

مطبوعہ ۱۶ دسمبر ۱۹۲۷ء

پاسٹر یا نگہبان

مسیحیوں میں پاسٹر یا امام کی شخصیت نہایت مقدس شخصیت مانی گئی ہے۔ گو ہر ایک مسیحی بنی آدم میں نہایت نجیب و شریف اور مقدس تسلیم کیا گیا ہے لیکن پاسٹر ان سب میں افضل تر مانا گیا ہے وہ حقیقی چوپان خداوند یسوع مسیح کا نائب اور اُس کی اعلیٰ ذمہ واری اور خدمت کو اپنی مسیحی جماعت میں پورا کرنے والا قرار پایا ہے۔ اسکی ذمہ واری نہایت عظیم ہے۔ اُسکی خدمت کا میدان نہایت وسیع ہے جہاں ہر ایک مسیحی کی زندگی کی خدمت کا میدان اُسکی اپنی شخصیت اور اس کا اپنا ہی خاندان مقرر ہے وہاں ہر ایک پاسٹر کی زندگی کی خدمت کا میدان اُسکی جماعت کے ہر ایک فرد اور ہر ایک خاندان تک وسیع ہے۔ وہ گویا مسیحیوں میں ایک شخصیت ہے جو کہ اُنکو اپنی جماعت کے جملہ خاندانوں اور اُن کے افراد کی دینی اور دنیوی فلاح وبہبودی کی خواہشمند رہتی ہے۔ اُن کی دینی و دنیوی خوشحالی بنانے کے لئے شب و روز کوشش کرتی ہے۔ اُن کے لئے فکرمند اور بے چین رہتی ہے۔ وہ اپنی جماعت کے جملہ والدین کے نیک اور پاک جذبات کو زیر کر کلیسیا یا جماعت کے تمام بچوں اور جوانوں اور بڈھوں کی بہتری اور بہبودی میں استعمال کرتی رہتی ہے۔ غرضیکہ مسیحی جماعت میں پاسٹر یا امام کی شخصیت نہایت مقدس اور بلند مرتبہ ہے۔ صرف مسیحی جماعتوں میں پاسٹر ہی وہ شخص ہے جو اپنی ذاتی اور خاندانی حوائج انسانی سے بے فکر ہو کر اپنی جماعت کے افراد کی بہتری اور بہبودی کے لئے جیتا ہے اور دوسروں کی دینی اور دنیوی سرفرازی میں اپنی سرفرازی سمجھتا رہتا ہے۔ انہیں وجوہات کی بنا پر کسی مسیحی کو مسیحیت ہرگز یہ حق نہیں دیتی کہ وہ اپنے پاسٹر کی سوءادبی کرے یا اُس کے کام میں مزاحمت کرے یا اس کے کام وکلام کی اور صلاح و مشورت کی تحقیر کرے بلکہ مسیحیت ہر ایک مسیحی کا نہایت زور دار الفاظ میں یہ فرض مقرر کرتی ہے کہ وہ اپنے پاسٹر کو اپنی ہر ایک اچھی نعمت میں شریک کرے۔ ناظرین فرمائیں کہ ہم اپنے اپنے پاسٹروں کی نسبت کیا خیال کرتے ہیں۔ ان کی کتنی عزت وحرمت ہمارے دلوں میں پائی جاتی ہے؟

یورپ اور مسیحیت

عالمگیر جنگ سے پیشتر ہی اقوام یورپ مسیحیت میں متزلزل ہو چکی تھیں۔ جس کا ثبوت یورپ کا عالمگیر جنگ تھا۔ اس جنگ پر غیر مسیحی اقوام نے یہ بات ظاہر کی تھی کہ یورپ میں مسیحیت فیل و ناکام ہو گئی وہ تمدن کے لئے مفید ثابت نہ ہو سکی۔

اس میں شبہ نہیں کہ جنگ مذکور میں شامل ہونے والی اقوام نے اپنے چار سالہ خوفناک طرزِ عمل سے لوگوں کو مسیحیت کے خلاف کہنے کا ضرور موقع دیا لیکن اس کے ساتھ ہم اس بات کو فراموش نہیں کر سکتے کہ آخر وہ بھی مسیحیت ہی تھی جس نے یورپ کو خصوصاً اور دنیا کی دیگر اقوام کو عموماً جو جنگ عظیم میں شریک تھیں اس چار سالہ خونخوار جنگ کے عرصہ میں بالکل ہلاکت وفنا سے بچا لیا تھا۔

جنگ سے پیشتر یورپ کی مذہبی حالت ضرور مخدوش و متزلزل تھی لیکن جنگ کی لڑائی نے یورپ کو پیشتر کی نسبت کہیں بڑھ چڑھ کر زیادہ مسیحی بنا دیا ہے۔ جنگ کے بعد کا یورپ جنگ سے پیشتر کے یورپ کی نسبت کئی اعتبار سے بہتر ہو گیا ہے۔ ایسے ہی جنگ سے پیشتر کی نسبت جنگ کے بعد کی یورپی مسیحیت بھی زیادہ پاک اور فرقہ بندیوں اور مختلف عقائد و رسوم کی بیڑیوں سے زیادہ آزاد ہو گئی ہے۔ اقوام یورپ میں جو مسیحی بھائی چارہ جنگ کے بعد پیدا ہوا ہے وہ جنگ سے پیشتر موجود نہ تھا۔ تو بھی یہ بات اب بھی کہی نہیں جا سکتی کہ یورپ میں پھر خونخوار جنگ نہ ہوگی یورپ کی آنے والی جنگ میں تاخیر پیدا کرنا مسیحیت کا کام یقین کیا جا سکتا ہے مگر اسباب جنگ کو بالکل معدوم کر دینا مسیحیت کا کام نہیں مانا جا سکتا۔ مسیحیت تلوار کو میان میں رکھوا سکتی ہے مگر میان اور تلوار کی ہستی نہیں مٹا سکتی۔ پس اگر آنے والے زمانہ قریب یا بعید میں دنیا پھر عالمگیر جنگ کو دیکھنے والی ہو تو اُسکی ذمہ وار آنے والی دنیا ہوگی۔ مسیحیت نہیں ہو سکتی ہے۔ کیونکہ مسیحیت جنگ کی مؤید نہیں بلکہ صلح کی حامی ہے۔ جنگ سے بچنا اور صلح و امن کو قائم رکھنا مسیحیوں کا کام ہے۔

جھوٹ کی پناہ

نمبر ۱۵ میں ایک مضمون نہایت غور طلب درج اخبار ہوا ہے جس کا عنوان "جھوٹ کی پناہ" ہے۔ اسکی ذیل میں فاضل مضمون نگار نے نہایت سنجیدگی اور متانت کے ساتھ ایک انسانی طرزِ عمل کا خاکہ کھینچا ہے جس کا اظہار عنوان میں کیا گیا ہے گو عنوان میں یوسف کے خلاف یوسف کے بھائیوں کے ہی طرزِ عمل کو ظاہر کیا گیا ہے۔ تو بھی فاضل نامہ نگار نے اپنے بیان میں اس بات کو صفائی سے ظاہر و باہر کیا ہے کہ یوسف کے بھائیوں کا طرزِ عمل فی زمانہ بنی نوع انسان کے کثیر گروہ کا طرزِ عمل بنا ہوا ہے اور ہمارے زمانہ میں اس طرزِ عمل کے کثیر عامل پائے جاتے ہیں۔ لوگ گناہ سے گناہ کو۔ بُرائی سے بُرائی کو۔ بدکاری سے

بیچاری کو . بدعملی سے بدعملی کو چھپانے کی منتق کرنے لگتے ہیں اور کرتے ہیں حق اور سچائی کو جھوٹ سے چھپانے کی کوشش میں مصروف رہتے ہیں - صداقت کو جھوٹ سے چھپایا جانا تو ممکن ہے جھوٹ پر صداقت کا رنگ چڑھایا جا سکتا ہے . جھوٹ کو صداقت کا بنایا جا سکتا ہے لیکن حق تو یہ ہے کہ جھوٹ صداقت کی رنگ آمیزی سے ہمیشہ کے لئے چھپ نہیں سکتا . زمانہ کے رگڑے صداقت کا جھوٹ کی اصلیت و حقیقت کو ظاہر ہی کرتے آئے ہیں - یوسف کے بھائیوں نے اپنے جھوٹ کو سچائی کا رنگ دیکر ایک عرصہ تک چھپایا آخر ایک مدت کے بعد اُن کے جھوٹ اور گناہ کی اصلیت کھل ہی گئی . صداقت کا جھوٹ سازوں کے لئے یہاں پر ایک عبرت ناک سبق ہے کہ وہ اپنے طرزعمل سے باز آکر سنبھل جائیں ورنہ انسانی بدکاریاں اور بدعملیوں کا فسانہ روا انہیں یوسف کے بھائیوں کے ساتھ شرمندہ کریگا +

مسیحی خدام کی خدمتگذاریوں کے تذکرے

ہماری واجب التعظیم بہن مسز خیراللہ صاحبہ مصنفہ کتاب شکست میں فتح کا دم غنیمت ہے جو ایک عرصہ سے تاریخ کلیسیا کی چھان بین کرکے مسیحی خدام کی مسیحی خدمت گذاریوں کے تذکرے مرتب کرنے میں معروف رہتی ہیں - جو مسیحی خاندانوں کی ایک بھاری ضرورت کو رفع کرنے کا باعث ثابت ہو چکے ہیں . مسیحی مدارس کے لڑکے لڑکیوں کی مسیحی تربیت کے لئے نہایت ضروری تسلیم کئے جا چکے ہیں . آپ کے یہ مضامین پیشتر اخبار میں نکلتے رہے ہیں - اسی سلسلے میں اُن مضامین کا بقیہ پھر نور افشاں میں نکلنے کی امید کی جاتی ہے سو اسی نمبر میں ہم سلسلہ مذکور کو پھر شروع کرتے ہیں - امید ہے کہ ناظرین اخبار ان مضامین کے مطالعہ سے ضرور فائدہ اٹھائینگے +

مصنوعی آفتاب

اخبارات میں امریکہ کے مصنوعی آفتاب کی خبروں نے ایک غیر معمولی تعجب پیدا کر دیا ہے - ایک اخبار سے ذیل کا بیان ناظرین اخبار کی آگاہی کے لئے درج اخبار کیا جاتا ہے -

امریکہ میں ایک ایسا کہربائی فانوس ایجاد کیا گیا ہے جس میں ۱۳۸۵۰۰۰۰۰ شمعوں کی قوت موجود ہے - اس کی حرارت دس ہزار درجہ تک کی ہے - اور اُسکی روشنی آسمانی فضا میں ایک ہزار میل تک پہنچتی ہے . یہ اندھیری رات کو ٹھیک اسی طرح روشن کر دیتا ہے جیسے دن کے وقت سورج کی دھوپ روشنی پھیلا دیتی ہے - یہ عظیم الشان فانوس شہر چارلس ڈیل میں نصب کیا گیا ہے . اسکی ایجاد سے مقصود یہ ہے کہ نور کے خواص پورے طور پر تحقیق کئے جائیں اور یہ معلوم ہو جائے کہ زندگی اور آفتاب کے درمیان کیا علاقہ ہے . نیز بنفشی شعاعوں اور کہربائی اجزاء کی ترکیب کی بھی جانچ کی جائے .

ہم اوپر کہہ چکے ہیں کہ اس لیمپ کی حرارت دس ہزار درجہ ہے . یہ حرارت کا وہ درجہ ہے جسے علمی اصطلاح میں سفید حرارت کہتے ہیں - یہ اتنی سخت حرارت ہوتی ہے کہ دھات کو پگھلا کر سفید رنگ کی آگ بنا دیتی ہے - چونکہ اس فانوس کی حرارت اس درجہ سے بھی زیادہ کام دے سکتی ہے . اس لئے اس کا نام نیلگوں حرارت رکھا گیا ہے . اس سے زیادہ تیز حرارت کا آجتک تصور نہیں کیا جا سکا .

نفاق و اختلاف شکن یسوع

گو نظامِ عالم میں گوناگونی اور رنگا رنگی ایک انتہا درجہ کی خوبی ہے . تخالف و تضاد اُسکی لئے خوبصورتی ہے . اگر اسکی ہر ایک چیز ایک ہی رنگ و روپ کی ہوتی تو نظام عالم کی تمام خوبصورتی ماری جاتی - قدرتی نظام میں تخالف و تنافر اُسکی شان کا مظہر ہیں . لیکن زندہ مخلوقات خصوصاً بنی نوع انسان میں یہ ایک خوفناک بیماری ہے جسکی ہستی پر آجکل ہر ایک روشن دماغ انسان نالاں ہے - خصوصاً ہندوستان تو نفاق و اختلاف کی وجہ سے سخت پریشان ہے ہفتہ زیر نظر کی اخباری خبریں پھر اس بات کی مظہر ہیں کہ ہموطن قوت اتصال کی کمی کے باعث قوت انفصال کے ہاتھوں پھر سخت اختلاف و نفاق میں مبتلا ہیں - شاہی کمیشن کی تشریف آوری نے شاید برادران وطن کو کچھ دیر کے لئے باہمی موافقت کی طرف دھکیل دیا ہے - ورنہ مادر ہند کی پھوٹ فرزندان ہند کی ازلی و ابدی میراث ہے جس سے ہم کسی صورت سے محروم نہیں ہو سکتے ہیں - ہمیں اس بلا سے چھڑانے والی ایک ہی ہمہ گیر ہستی ہے جس نے فرمایا ہے کہ تم مجھ سے جدا کچھ نہیں کر سکتے - خداوند یسوع مسیح ہمارے لئے قوت اتصال ہے - وہی اکیلا نفاق و اختلاف شکن ہے . کاشکہ ہموطن اس کی طرف مائل ہو سکتے -

پہلے ہندوستانی اور بعد کو ہندو مسلم عیسائی

ہفتہ زیر نظر کی خبروں میں ایک یہ قابل غور خبر شائع ہوئی ہے جو خوش تجویز کی صورت ہی ہے - کہ گورکھپور کے ڈاکٹر انیور ناتھ مکرجی صاحب جو ممبر آل انڈیا کانگرس کمیٹی ہیں کانگرس کے آئندہ اجلاس میں اس مطلب کا ایک ریزولیوشن پیش کرینگے کہ کانگرس اپنا یہ کریڈ قرار دے کہ کانگرس کا ہر ایک ممبر اپنے آپ کو پہلے ہندوستانی اور بعد میں عیسائی مسلمان ہندو قرار دیں -

نور افشاں - اس میں کلام نہیں کہ یہ قرارداد ہماری بہت سی مشکلات کا حل خیال کی جا سکتی ہے لیکن سوال تو یہ ہے کہ ہم اور کانگرس کے جملہ موجودہ ممبران اب بھی



تو پہلے ہندوستانی ہی ہیں۔ ہندوستانی ہونے میں تو مشکلات پیدا نہیں ہوتیں۔ مشکلات کو تو بعد کے اضافے ہی پیدا کرتے ہیں۔ اگر ان اضافوں سے پیدا شدہ مشکلات کا حل کرنا منظور ہو تو اضافوں کے ذکر اذکار کی اہمیت کو ہی ملیا میٹ کر دیا جائے تو بہتر ہو۔ کوئی عیسائی ہوتا ہے تو ہوتا رہے کوئی مسلمان ہوتا ہے تو ہوتا رہے کوئی ہندو آریہ ہوتا ہے تو ہوتا رہے مگر مذہب وعقائد کی بنا پر کوئی شخص کسی کی نظر میں حقیر و ذلیل نہ ہو۔ نہ مذہب و دھرم کے نام سے کوئی کسی پر فضیلت کے ڈنکے بجائے بلکہ سب ہندوستانی ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے کی نظر میں مساوی اور عزت دار ہوں جنکی عزت وتوقیر ان کی قابلیت اور خدمات پر منحصر ہو تو ہماری پچاس فیصدی مشکلات حل ہو جائیں۔ مگر مشکل تو یہ ہے کہ اس کام کو کوئی کرنے والا نظر نہیں آتا ہے۔ کیا کانگرس اپنا یہی عقیدہ عمل قرار دیگی؟ خدا کرے کہ کانگرس کا یہی عقیدہ ہو جائے لیکن اس کے ہرگز یہ معنے نہیں ہو سکتے کہ ہند کی ۳۳ کروڑ آبادی کانگرس کے عقیدہ مذکور کے آگے فوراً سر تسلیم خم کریگی۔

شہید شردھانند کے فرزند پنڈت اندر کے مقدمہ کا فیصلہ

نئی دہلی ۱۳ دسمبر۔ مسٹر بھگوت ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے آج صبح مقدمہ ارجن میں فیصلہ سنا دیا اور شہید آنجہانی شردھانند کے سپتر پنڈت اندر ایڈیٹر و پرنٹر پبلشر ارجن کو زیر دفعہ ۱۵۳ الف تعزیرات ہند تین علیحدہ علیحدہ الزامات میں کل ۴½ سال قید سخت اور ۵۰۰ روپے جرمانہ کی سزا دی۔

پنڈت ستیہ کام اسسٹنٹ ایڈیٹر کو کل ۱½ سال قید سخت اور ۲۵۰ روپے جرمانہ کی سزا دی گئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ دونوں اصحاب اس فیصلہ کے خلاف اپیل کرنے والے ہیں۔ اس اثنا میں ان کے ضمانت پر رہا کئے جانے کے لئے درخواست دی جا رہی ہے۔ (نیشنل ہیرلڈ)

ہفتہ زیر نظر کی خبروں میں سے بڑی اور اہم ترین خبر

بادشاہ وملکہ کابل کا ولایت جانے کے ارادے سے ۱۰ دسمبر کے روز کوئٹہ تشریف لانا تھا۔ ہز میجسٹی نے اپنے علاقہ سے رخصت ہوتے وقت اپنی رعایا کو پیغام دیا۔ ہجوم میں سے ایک ملک اور ایک اردلی افسر اور ایک زمیندار کاشتکار کو بلا کر ان سے بغلگیر ہوئے اور انہیں الوداع کہتے ہوئے چوما اور قبائل کے سرداروں اور فوج اور کاشتکاروں کو الوداع کہی۔ ہز میجسٹی راستہ میں کئی سٹیشنوں پر اترے اور جمع شدہ ہجوم سے بات چیت کی اور کوئٹہ میں پہنچنے کے بعد ہز میجسٹی نے ایجنٹ گورنر جنرل اور سر ہیر گٹن کا شکریہ ادا کیا۔

جب ہز میجسٹیز شاہ وملکہ کابل افغانستان موٹر کاروں پر چمن پہنچے جہاں ایک سفید اور سنہری رنگ کی محراب بنائی گئی تھی تو اس وقت ہز میجسٹیز کے خیر مقدم میں ۳۱ توپ کی سلامی سر ہوئی کیونکہ اس جگہ ہز میجسٹیز نے انگریزی علاقہ میں قدم رکھا تھا۔ ہز میجسٹی خاکی وردی پہنے ہوئے تھے۔ ہر میجسٹی اور دوسری بیگمات دوسری موٹر میں سیاہ برقعوں میں ملبوس تھیں رسالہ کے دو سکواڈرن اور شاہی ہوائی جہازوں کا ایک سکواڈرن سرحد سے چمن کے ریلوے سٹیشن تک اسکورٹ میں تھا۔ سرحد سے ریلوے سٹیشن تک ۷ میل کے فاصلے میں سوار اور گورکھا سپاہی اور پنجابی اور بلوچی۔ راجپوت اور سرحدی فورس کے سپاہی دورویہ صف بستہ تھے جو شاہی موٹروں کے گذرنے پر سلامی دیتے جاتے تھے۔ ریلوے سٹیشن پر گارڈ آف آنر ایستادہ تھا۔ کرنل سینٹ جان ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان اور جنرل کمانڈنگ مشرقی آرمی نے ہز میجسٹیز کا استقبال کیا۔

کرنل سینٹ جان نے شہنشاہ معظم کا پیغام خیر مقدم پڑھکر سنایا جو حسب ذیل ہے۔

میں اپنی اور اپنی رعایا کی طرف سے یور میجسٹی کا اپنی سلطنت میں تہ دل سے خیر مقدم کرتا ہوں اور خیر وسلامتی کے ساتھ آپ کے سفر کے سرانجام پانے کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہوں۔ میں یور میجسٹی کے اپنے پایہ تخت میں خیر مقدم کرنے کو مسرت کا منتظر ہوں اور مجھے یقین واثق ہے کہ اس تشریف آوری سے ہمارے دونوں ملکوں کے مستقبل کے تعلقات نہایت خوشگوار ہو جائینگے۔ جارج آر۔ آئی۔

وائسرائے کے پیغام میں درج تھا کہ ہز میجسٹی کا ہندوستان میں قلیل سفر یادگار رہیگا۔ اسی طرح ایک پیغام خیر مقدم کمانڈر ان چیف کی جانب سے پہنچایا گیا۔

سٹی اور گلڈس لنڈن انسٹیٹیوٹ کا امتحان

سٹی اور گلڈس لنڈن انسٹیٹیوٹ ٹیکنالوجی ڈیپارٹمنٹ سنہ ۱۹۲۸ء کے لئے حسب معمول امتحان ڈائرکٹر آف انڈسٹریز پنجاب کے آفس میں جو ملکہ وکٹوریہ کے سٹیچو کے قریب ہے ہوگا۔ امتحان دینے والوں کو اپنی شمولیت کی درخواستیں ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۲۸ء کے روز تک ڈائرکٹر آف انڈسٹریز پنجاب کے پاس روانہ کرنا چاہئے۔ جن سے سلابس اور فیس وغیرہ کے متعلق بھی ہر قسم کی آگاہی حاصل کی جا سکتی ہے۔

میلہ گنگا ساگر کے یاتریوں کو ضروری اطلاع

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

بنگال میں ہندوؤں کے اشنان کا سالانہ میلہ جو گنگا ساگر میلہ کے نام سے موسوم ہے مورخہ ۱۴ جنوری سنہ ۱۹۲۸ء کو منعقد ہوگا۔ اس تقریب پر بہت سے یاتری مختلف حصص ملک سے جزیرہ ساگر پر جو دریائے ہگلی کے دہانہ پر واقع ہے جمع ہوتے ہیں۔ چونکہ اس وقت بنگال کے چند اضلاع میں ہیضہ کا مرض ایک شدید وبائی صورت میں نمودار ہے۔ لہذا یہ نہایت

ضروری ہے کہ یاتری لوگ وہاں جاتے سے پہلے ہیضہ کا ٹیکہ لگوالیں۔ جسکے متعلق سر لیونارڈ راجرس کا قول ہے کہ اس سے مرض ہیضہ کا اثر ۹۳ سے ۹۷ فیصدی تک کم ہو جاتا ہے۔

دائمی حرکت کا راز معلوم کر لیا گیا

بغداد ۱۰ دسمبر ایک بوسنین مسلمان کو ایک پمپ کو کنوئیں سے پانی نکالتے دیکھکر کچھ خیال پیدا ہوا۔ جس کی بنا پر اس نے دائمی حرکت کے لئے ایک مشین ایجاد کی ہے۔ یہ ایجاد پیٹنٹ کرائی گئی ہے اور ماہرین نے اس کے متعلق نہایت عمدہ رائیں ظاہر کی ہیں۔ سب سے بڑی مشکل اس مشین کو ایک دفعہ چلا دینے کے بعد کھڑی کرنے کے متعلق معلوم ہوتی ہے یہ مشین متعدد پتیوں پر مشتمل ہے جنکے ساتھ وزن باندھا ہوا ہے۔ ان میں سے ایک پتے کو چلا دینے پر یہ تمام مشین کو ایسی تیزی سے چلا دیتا ہے کہ اس کے روکنے کے لئے نہایت پیچیدہ کیل پرزے لگائے گئے ہیں۔

مہاتما گاندھی کی شدید علالت

مدراس ۱۴ دسمبر۔ مسٹر سرینواس آئینگر کے پاس مسٹر سی۔ ایف اینڈریوز کا بالاسور سے ابھی ابھی ایک تار آیا ہے۔ جس میں درج ہے کہ مہاتما جی کے خون کا پریشر ۱۹۰ تک پہنچ گیا ہے۔ آج اُن کی حالت بہتر ہے لیکن میں فکر مند ہوں اور اُن کے پاس ٹھہر گیا ہوں

بعد کی خبر

بالاسور ۱۴ دسمبر۔ مہاتما گاندھی کا آج مکمل طور پر طبی معائنہ ہوا اور ڈاکٹروں کی ہدایت کے مطابق وہ بالاسور میں ٹھہر گئے ہیں اور مکمل آرام کر رہے ہیں اور تمام مصروفیتیں ترک کر دی ہیں۔ ڈاکٹر کی رپورٹ مظہر ہے کہ حال میں جاری پروگرام پر مسلسل عمل کرنے سے انہیں حد سے زیادہ تکان ہوا ہے اگر یہ تکان کچھ روز اور جاری رہتا تو خطرہ تھا کہ ان کی صحت بالکل خراب ہو جاتی۔

آسٹریا میں بد امنی

لنڈن ۱۲ دسمبر۔ رومانوی طلباء نے بڈاپسٹ بلگریڈ اور وائنا میں مزید زیادتیاں کی ہیں۔ یکمی خانقاہوں کی بے حرمتی کیگئی ہے اور مقدس دستاویزات تباہ کر دی گئی ہیں۔ بکلاوس برگ میں بھی مزید بدامنی ہوئی ہے۔ طلباء نے یہودیوں کی دکانیں لوٹ لیں اور گرجوں میں پرستش کرنے والوں کو زدوکوب کیا۔ آخر کار فوج نے طلباء کو منتشر کر دیا۔

بمبئی میں وائسرائے کی علالت

بمبئی ۱۳ دسمبر۔ کل رات سے وائسرائے کی طبیعت علیل ہے۔ ڈاکٹروں نے مکمل آرام کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ اس لئے ہز ایکسیلنسی نے تمام مصروفیتوں کو منسوخ کر دیا ہے۔

وائسرائے نے آج شام گورنمنٹ ہوس میں لیوی (دربار) منعقد کرنے والے تھے لیکن ہز ایکسیلنسی کا بخار بڑھ گیا۔ اس لئے یہ تقریب بھی ملتوی کی گئی۔

چین میں بولشویکوں کی سازش زور پکڑ رہی ہے۔ آتشزنگیاں اور لوٹ مار جاری ہے۔ (بندے ماترم)

فریادِ منتظر

جناب مولوی سید صفدر علی صاحب مرحوم کا ایک مسدس خداوند مسیح کی آمدِ ثانی پر نہایت خوشخط اور صاف چکنے کاغذ پر بعد نظرِ ثانی چھپوایا گیا ہے۔ سرورق رنگین صفحہ ۲۰ قیمت صرف ۲ مسیحی دوستوں اور غیر مسیحیوں کو تحفہ دینے کی چیز ہے۔ جلد طلب فرمائیں

المشتہر

ایف نجم الدین
پنجاب ریلجس بک سوسائٹی۔ انارکلی۔ لاہور

اسمبلی کا ماہ فروری کا اجلاس

نیو دہلی۔ ۹ دسمبر۔ اسمبلی کا اجلاس جنوری کی بجائے فروری پر ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اس لئے کہ رائل کمیشن کے ممبران اسمبلی میں وائسرائے کی تقریر کے وقت اور اسمبلی میں اہم معاملات پر بحث کے وقت اس کے اجلاسوں میں شامل ہو سکیں۔ اسمبلی کا یہ اجلاس ۲۸ء اپریل تک جاری رہے اور اس وجہ سے سرکاری دفاتر بھی شملہ کو دیر سے جائینگے۔ (بندے ماترم)

بمبئی میں شاہ افغانستان کے خیر مقدم کی تیاریاں

افغانستان قونصل جنرل نے مولانا شوکت علی کو چین سے تار دیا ہے کہ ہز مجسٹی شاہ افغانستان نے ہندوؤں۔ مسلمانوں۔ پارسیوں کا ایڈریس لینا منظور کر لیا ہے۔

یہ ایڈریس ڈونگری کے میدان میں پیش کئے جائینگے۔ جلسہ میں ایک لاکھ سے زیادہ آدمی جمع ہونے کی امید ہے۔ حکیم اجمل خاں۔ ڈاکٹر انصاری۔ مولانا محمد علی۔ مولانا شفیع داؤدی۔ مولانا ابوالکلام آزاد۔ مولانا محمد عرفان بمبئی جا رہے ہیں۔ مسٹر سرینواس آئنگر بھی پہنچنے والے ہیں۔ (بندے ماترم)

برلن میں ہندوستانی یوگیوں کے ایک شاگرد جرمن فقیر کا ایک حیرت انگیز کارنامہ

پانچ دن زمین کے اندر دفن رہنے کے بعد زندہ رہا

برلن ۱۲ دسمبر۔ جرمن فقیر ہربرٹ جسکو زمین کے نیچے دفن کیا گیا تھا ۱۲۰ گھنٹوں کے بعد سنیچر وار کی رات کو لوگوں کے کثیر مجمع کے سامنے نکالا گیا۔ فقیر زندہ تھا اور اُسکو کوئی نقصان نہیں پہنچا (بندے ماترم)

جھوٹ کی پناہ

"آؤ ہم اُسے مار ڈالیں اور کسی گڑھے میں ڈال دیں اور کہیں کہ کوئی بُرا درندہ اُسے کھا گیا۔"

پیدائش ۳۷: ۲۰

ابھی یوسف اپنے بھائیوں کے نزدیک بھی نہ آیا تھا کہ طرح طرح کے خیالات اُن کے دلوں میں طلاطم پیدا کرنے لگے۔ اُن کے دلوں میں آتشِ کینہ مشتعل ہوئی اور ان بھیوں نے ارادہ کیا کہ اس کو قتل کر کے اس کو دنیا سے حرفِ غلط کی مانند مٹا ڈالیں لیکن جب اُس کے قتل کی وحشتناک تجویز قرار دی جا چکی تو ساتھ ہی اُنہوں نے اپنے جھوٹ کو کسی پردہ میں پنہاں رکھنے کے لئے صلاح کی کہ کہیں کہ کوئی بُرا درندہ اُسے کھا گیا۔ اپنے گناہ کو چھپا کر جھوٹ کی پناہ لینی صرف یوسف کے بھائیوں کے لئے وقف نہ تھا بلکہ ہر زمانہ اور ہر وقت کے لوگ اس پر عمل پیرا ہیں۔ ہر ایک گنہگار کی ان تھک کوشش یہی ہوتی ہے کہ اپنے گناہوں کو جھوٹ کے پردہ میں مضمر رکھے اور بایں طریقہ اہلِ دنیا اور اپنے ہمعصروں کی آنکھوں میں مٹی ڈال کر اپنا اُلّو سیدھا کرتے رہے۔

"کہیں یا ہم کہینگے"۔ ان الفاظ سے مترشح ہے کہ انہوں نے صلاح کی۔ یہ ایک کی رائے نہ تھی بلکہ سب نے اتفاق کیا۔ گنہگار ہمیشہ مشورہ کرتے ہیں۔ وہ علیحدہ نہیں رہتے بلکہ اپنے جھنڈ کے ساتھ اور ہر فعل بد کے آغاز سے پیشتر صلاح و مشورہ کرتے ہیں تاکہ جب ان سے باز پُرس ہو تو کوئی ساتھی لغزش نہ کھا جائے اور نہ غلط بیانی سے کل راز افشا ہو جائے۔ اُنہوں نے اپنے ضعیف العمر باپ کو دھوکا دینا چاہا۔ اگر یہ سچ ہوتا تو انہیں ہرگز یہ زحمت گوارا نہ کرنی پڑتی لیکن چونکہ یہ اُن کی خود ساختہ بات تھی لہٰذا انہوں نے یکجا فراہم ہو کر یک دل سے یہ عہد باندھا۔ اسی طرح ہر ایک گنہگار کو صلاح کی ضرورت درپیش ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ڈاکوؤں اور چوروں کے گروہ ہوتے ہیں۔ وہ ہر گناہ سے پہلے کہتے ہیں "ہم کہینگے"۔ یعنی ہر ایک کی یہی آرزو ہوگی۔ راستباز لوگ ان باتوں سے مبرا ہیں۔ راستباز اکیلا کافی ہے۔ اُسے دنیا کی بازپُرس اور مجبوری کی مطلقاً پرواہ نہیں۔ جب خدا اُسکی طرف ہے تو پھر حوادثِ زمانہ سے کیا ڈر۔ لیکن گنہگار کو ہمیشہ اپنے بچاؤ کی تجاویز سوچنی لازمی ہیں لہٰذا وہ سب ایک جگہ جمع ہو کر صلاح کر کے کہتے ہیں۔۔۔۔ "ہم کہینگے"۔

"کوئی بُرا درندہ اُسے کھا گیا"۔ گنہگار کی سعی اس طرف مبذول ہوتی ہے کہ اپنے گناہ کو دوسرے کے سر تھوپ کر آپ بغلیں بجاتا پھرے اور لوگ اُسکی تعریف و توصیف کے راگ الاپیں۔ یوسف کے بھائیوں نے اپنی وحشت کا بارِ گراں ناحق ایک وحشی یا "بُرے درندے" پر ڈال دیا تاکہ ان پر کوئی حرف نہ آئے۔ آجکل بھی لوگ اپنے گناہوں کو دوسرے کے ذمہ لگا کر اپنی راستبازی جتاتے ہیں۔ بعض اشخاص بائبل کو "بُرا درندہ" قرار دیتے ہیں کہ بائبل نے اپنے تضاد اور ناقابلِ قیاس امور سے اُن کے دماغوں کو پراگندہ کر دیا ہے اور وہ نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے۔ اُن میں سے ایک کہتا ہے کہ میں بائبل کو کلام اللہ ماننے کو تیار ہوں لیکن مجھے انتہا افسوس ہے کہ میری ضمیر اس کی کئی باتوں کا یقین کرنے سے عاجز ہے۔ اے کاش میں ان کا یقین کر سکوں لیکن یہ اُن کی بے بصیرتی ہے۔ کیونکہ یہی ایک اہم دلیل ہے کہ بائبل کلام اللہ ہے کیونکہ بعض امور ایسے ہیں جنکا راز خداوند کے ہاتھ میں ہے اور ہماری عقلِ نارسا کے وہاں تک پہنچتے ہوئے پر جلتے ہیں لیکن بعض تضاد باہیں پاتے ہیں لیکن وہ خیال نہیں کرتے کہ انہوں نے صلاح سے تحریر نہیں کی بلکہ یہ چاروں اناجیل چار اشخاص نے لکھی ہیں۔ جنہوں نے ہرگز کسی سے صلاح نہ کی تھی کہ فلاں بات کو فلاں طریقہ سے لکھنا ہے۔ ان کا تھوڑا بہت اختلاف ان کی آزادہ روش پر دال ہے اور ظاہر کرتا ہے کہ واقعی جو کچھ تحریر کیا گیا ہے درست ہے کیونکہ باوجود صلاح نہ کرنے کے اصل واقعات میں سرِمو اختلاف نہیں پایا جاتا۔

لیکن بعض اشخاص اپنے والدین کو "بُرا درندہ" قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ عہدِ طفولیت میں اُن کی اچھی تربیت نہیں کی گئی لیکن یہ محض ایک ڈھکوسلا ہے کیونکہ ان کے پاس بائبل کی روشنی موجود تھی اور جب انہیں ہوش آیا تو وہ اس قابل ضرور تھے کہ اُس کو سمجھ سکیں۔ وہ یسوع کی بے نظیر شخصیت سے بالکل بے بہرہ نہ تھے لیکن اُنہوں نے پرواہ نہ کی اور اب والدین کو قصوروار قرار دیتے ہیں گویا کہ وہ "بُرا درندہ" ہیں۔

کثیر التعداد لوگ ایسے ہیں جو اپنے گناہوں کا بوجھ اپنے ورغلانے والوں کے شانوں پر رکھ دیتے ہیں۔ کہ اُن کی شیریں زبانی نے اور عمدہ لذتوں اور دلفریبیوں نے اُنہیں کور کر دیا اور آہستہ آہستہ گناہ کی دلدل میں لت پت کر کے چھوڑ دیا۔ وہ کہتے ہیں کہ فلاں شخص نے مجھے برباد کر دیا اگر وہ مجھے یوں نہ کہتا تو میں ہرگز ایسے گناہوں کا مرتکب نہ ہوتا۔ اور اب اُس نے مجھے چھوڑ دیا ہے اور کہتا ہے "ہمیں کیا۔ تو جان" (متی ۲۷: ۴) وہ یہودا کی طرح پشیمان ہوتا ہے اور دوسروں کو ذمہ وار ٹھہراتا ہے۔ اس میں ذرہ بھر شک نہیں کہ ایسے اشخاص کو جواب دینا ہوگا کہ کیوں ایک معصوم کی زندگی کو تباہ کیا لیکن وہ معصوم خود اپنی زندگی کا ذمہ وار ہے۔ اسے یہ زندگی ودیعت کی گئی ہے جس کا حساب دینا ضرور ہے پھر وہ دوسروں کو کیوں ذمہ وار ٹھہراتا ہے؟ جب وہ اُسے کسی گناہ کی ترغیب دیتے ہونگے تو اُسکی ضمیر نے اُسے ضرور روکا ہوگا لیکن اس وقت جس شے کو وہ نیک عمل خیال کرتا تھا۔ اب سمِ قاتل ثابت ہوئی۔ اُس نے سب کچھ جانتے ہوئے کیا یہ سب اُس کا قصور ہے لہٰذا ہم کہہ سکتے ہیں "یہ بُرا درندہ" کوئی دوسرا شخص نہیں بلکہ وہ جو کہتا ہے وہی "بُرا درندہ" ہے۔ بہر حال یہ وہ شخص جو دوسروں کو گنہگار ٹھہراتا ہے خود گنہگار ہے وہ خود "بُرا درندہ" ہے۔

ہم کہینگے۔ گنہگار سے اس کے کارناموں کی بازپرس ہوتی لازمی ہے۔ یوسف کے بھائیوں سے یوسف کی خبر دریافت کی جاتی تھی۔ لہٰذا اُنہوں نے صلاح کرلی اسے قتل کرڈالنا چند لمحوں کا کام تھا لیکن باپ کو یقین دلانا کوئی آسان کام نہ تھا۔ چونکہ جھوٹ تھا انہوں نے مشورہ کیا۔ اسی طرح گنہگار بھی اکیلا نہیں رہ سکتا۔ لہٰذا "ہم کہینگے" یعقوب کو ان کی بات کا یقین آگیا اور اس حد تک اُن کا جھوٹ کامیاب ہوگیا لیکن ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ جھوٹ کامیاب ہوگیا۔ کیونکہ وہ ہر وقت ڈر اور ہراس سے پُر رہتے تھے کہ مبادا ان کے بھید کا انکشاف ہوجائے۔ جب کبھی "مصر" کا نام لیا جاتا تھا ان کے چہروں پر ہوائیاں اُڑنی شروع ہوجاتی تھیں۔ آخرکار وہ نادم ہوئے۔ انہیں اپنے جُرم کا اقبال کرنا پڑا جیسا کہ ہر ایک گنہگار کے ساتھ ہوگا۔

ہمیں بھی اپنے باپ کے روبرو حاضر ہونا ضروری ہے۔ تب وہ ہم سے سوال کریگا۔ تب ہم کیا کہینگے؟ کوئی شخص اُسکی حضوری سے بھاگ نہیں سکتا۔ ہم اپنے باپ سے اپنے بھید نہیں چھپا سکتے۔ کیونکہ وہ ہمارے دلوں اور گُردوں کا جاننے والا ہے ہم ہرگز جھوٹ کی پناہ نہیں لے سکتے تو پھر ہم کیا کہینگے؟ کیا ہم نے کبھی اس امر پر غور و خوض کیا؟ آؤ ہم اپنی زندگیوں پر نظر ڈالیں اور دیکھیں کہ ہم کیا کہینگے۔ وہ یعقوب کی مانند دھوکا نہ کھائیگا۔ بلکہ وہ ان باتوں سے بالاتر ہے۔ تب ہم اسے کیا کہینگے؟ کیا جواب دینگے؟ آج ہی ہم کیوں نہ اپنے دلوں کو جانچیں اور تیاری میں مشغول ہوجائیں

اس کے مطالعہ کے بعد ہم دو اہم نتیجے اخذ کرتے ہیں۔

اوّلاً۔ ہمیں خداوند کے روبرو ضرور حاضر ہونا ہے اور اس وقت ہم سے اپنے اعمالِ بد کی بازپرس ہوگی لیکن جب وہ اپنے جاہ و جلال اور شان و شوکت کے ساتھ اپنے جلالی تخت پر تخت نشین ہوکر اور کروبیم اور سرافیم کے گروہ اس کے ہمراہ جلوہ افروز ہونگے اُس وقت اُسے ملنا کوئی کارِ طفلاں نہ ہوگا اُس وقت ہم اپنی بے بسی اور بیکسی اور گناہ آلودہ حالت پر زار و زار روئینگے۔ اس وقت ہم یوسف کے برادران کی طرح اپنے گناہوں کی پردہ پوشی نہ کرسکینگے۔ بلکہ ہماری کل حرکات و سکنات اُس کے سامنے ظاہر ہونگی تو کیا کوئی گنہگار اسکی چکاچوند کردینے والی روشنی میں کھڑا ہوسکیگا؟ اُس نے ہم سے اس دنیا میں ملنے کا وعدہ کیا ہے اور وہ جگہ صلیب ہے۔ ہاں اس جگہ جہاں اُسکی پسلی چھیدی گئی۔ جہاں اُس کے ہاتھ اور پاؤں میخوں سے مجروح کردیئے گئے۔ جس جگہ اُس کے سر پر خاردار تاج رکھا گیا۔ ہاں یہ وہی جگہ جس جگہ اُس نے جہان کے لئے اپنی جان نثار کردی تاکہ اہلِ جہان کو نجات ملے تو پھر کونسا شخص ہے جو اس سے ملنے سے احتراز کرسکے۔ اگر ہم اس سے اسی زندگی میں ملاقات کرلیں تو آئندہ زندگی میں ہم ہرگز اُسکی شان سے خوفزدہ نہ ہونگے بلکہ صبح و مسا اس روزِ سعید کا انتظار کرینگے پھر ہمیں یوسف کے بھائیوں کی طرح صلاح کی ضرورت نہ ہوگی کیونکہ اس دن ہم خدا کے برگزیدہ ہونگے اور وہ ہمارا حامی ہوگا۔

ثانیاً۔ اور جب ہم اس سے ملینگے تو کیا کہینگے۔ یہی کہ "میں نے گناہ کیا" "میں گنہگار ہوں"۔ اس میں صلاح مشورہ کی ضرورت نہیں۔ یہ نہیں کہ "ہم کہینگے" بلکہ "میں کہونگا" اور جو میں نے کہنا ہے وہ صاف عیاں ہے۔ لہٰذا اصلاح بے سود ہے۔ ہم خداوند سے کچھ چھپا نہیں سکتے۔ یعقوب اصلیت کو معلوم کرنے سے عاجز رہا لیکن خداوند کو سب کا حال معلوم ہے وہ ہمارے دلوں اور گردوں کا جاننے والا ہے اور کوئی بھید اس سے چھپا نہیں ہر ایک کے لئے لازمی ہے کہ وہ اپنے جُرمہائے سیاہ کا اقبال کرے اور کہے کہ "میں نے گناہ کیا"۔ یاد نہیں کہ مسرف بیٹے نے کیا کیا۔ اس نے کسی سے صلاح نہیں لی۔ وہ کسی دوسرے کے پاس نہیں دوڑا بلکہ اُس نے کہا "میں اُٹھ کر اپنے باپ کے پاس جاؤنگا اور اس سے کہونگا اے باپ میں آسمان کا اور تیری نظر میں گنہگار ہوا"۔ یہی ہمیں کرنا ہے۔ خداوند یسوع مسیح ہمارا منتظر ہے۔ وہ ہمیں واپس لینے کے لئے تیار ہے۔ صرف ہمیں اپنے گناہوں کا اقبال کرنا ہے۔ وہ ہمیں گلے لگائیگا۔ اور آسمان میں ویسی خوشی ہوگی جیسی مسرف بیٹے کے باپ کے ہاں ہوئی۔

اگرچہ بادی النظر ڈالنے سے یہ آسان معلوم ہوتا ہو لیکن اپنے گناہوں کا اقبال کرنا نہایت مشکل ہے۔ یہ محض خداوند کی معموری کے باعث ہوسکتا ہے ہمیں روح القدس کی ضرورت ہے۔ تب ہم ہی کھلے دل سے یہ کہہ سکتے ہیں "میں نے گناہ کیا"۔ جب ہمیں روح القدس حاصل ہوگا اور خداوند ہمارے دل میں جاگزیں ہوگا تب ہم اپنی گذشتہ حالت پر نظر ڈال کر کہینگے۔ "میں نے گناہ کیا"۔ ہم میں سے ہر ایک کو اس کا اقبال کرنا ہے پیشتر اس کے کہ ہم اسکے گلے میں شمولیت حاصل کریں آؤ ہم آج ہی اپنے باپ کے پاس جاکر کہیں کہ "اے باپ میں نے گناہ کیا"۔

پی۔ این بھٹوت (بی۔ اے)

پادری عبدالحق صاحب کا خط

مکرمی خان صاحب۔ میں بڑے دنوں تک "اثبات التثلیث فی التوحید" کی نظر ثانی کرونگا۔ اگرچہ فرصت بالکل نہیں تاہم کوشش کرکے بہت سا حصہ تیار کرلیا اور تھوڑا سا باقی ہے۔ چند روز میں صاف لکھکر بھیج دونگا۔ اس کی ضخامت پہلے سے بہت بڑھ جائیگی (عبدالحق – ۱۸ ۱۲/۲۴)

یہ کتاب جلد شائع ہوجائیگی۔ کوئی صاحب کلاً جزءً یا کسی اور صورت میں اسکو شائع کرنے کا قصد نہ کریں۔ کیونکہ جملہ حقوق تصنیف مجھے حاصل ہیں۔

ایم۔ کے خان۔ جہاں سنگھ باغ۔ لاہور

دنیا میں لاسلکی پیغامات سننے کے سیٹ تقریباً ایک کروڑ اسی لاکھ آلے مستعمل ہیں۔

(زمیندار)

جان نثار زاہد

زراہمت تودیکھو رہروانِ راہ الفت کی
کہ منزل تک چلے آئے غبارِ کارواں ہوکر (اختر)

کنٹربری میں ۹۵۵ء کے درمیان ایک شریف خاندان میں جو کہ زہد وتقوے کے باعث مشہور ومعروف تھا ایک لڑکا پیدا ہوا۔ والدین نے بپتسمہ کے وقت اُس کا نام الفیج رکھا اور جب تعلیم پانے کے قابل ہُوا تو اُنہوں نے اُسے لائق آتالیق کے سپرد کرکے دینی اور دنیادی تعلیم دلائی اور ہنوز وہ لڑکا ہی تھا کہ دولت کے جال اور فریب کے ڈر سے تارک الدنیا بنگیا۔

اس زاہد نے خداوند کی خدمت پہلے ڈیرہرسٹ کے راہب خانہ میں جو گلوسسٹر شائر میں ہے شروع کی لیکن چند سال کے بعد اس جگہ کو چھوڑ دیا اور ایک جنگل میں جو ابے آف باتھ کے قریب تھا اپنے لئے ایک کوٹھڑی بنائی جہاں کہ وہ رات دن مراقبہ میں رہا کرتا تھا۔ تھوڑے عرصے کے گذرنے پر لوگوں میں اُس کا چرچا ہونے لگا اور بہت سے لوگ اس کے پاس اس غرض سے کہ اُس سے تعلیم پائیں آنے لگے۔ آخر وہ اس بات پر مجبور ہُوا کہ ابے آف باتھ کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے۔

کلیسیا کی گرمجوشی کے باعث الفیج بڑا مغموم رہتا تھا۔ وہ کہا کرتا تھا کہ "دنیا دار رہنا بہ نسبت اس کے کہ راہبوں کا لباس زیب تن کرے اور اس کا دل جھوٹا اور مکار ہو بہتر ہے۔ کیونکہ ایسوں کے باعث خدا کے نام کی تکفیر کی جاتی ہے۔ بزرگ ایتھل وولڈ ونچیسٹر کے اُسقف کی وفات پر ۹۸۴ء میں ڈنسٹین نے الفیج کو مجبور کیا کہ بشپ کا عہدہ اختیار کرے سو الفیج تیس سال کا تھا جبکہ اس مقدس عہدہ پر سرفراز ہُوا۔ موسم سرما میں وہ آدھی رات اُٹھتا تھا اور باہر نکلکر ننگے پاؤں اور ننگا بدن دعا میں مشغول ہو جاتا تھا وہ اپنے اوپر بہت سختی کرتا تھا مگر غربا کی اچھی طرح پرورش کرتا تھا۔ مشہور ہے کہ اس کے عہد میں ونچیسٹر کے پشپی علاقہ میں کوئی دریوزہ گر نہ تھا۔

۱۰۰۶ء میں جبکہ بزرگ الفیج کی عمر ابھی باون سال کی تھی۔ آرچ بشپ کے فوت ہونے پر وہ کنٹربری کا آرچ بشپ چناگیا۔ اس وقت نارتھمین سوین آف ناروے کے ماتحت دوسری بار انگلستان پر حملہ کر رہے تھے۔ سوین کے جہازوں کا بیڑا ۱۰۰۹ء میں کنارے لگا اور برابر چار سال تک وہ جنوبی اور مشرقی انگلستان میں تاخت وتاراج کرتے رہے۔ اور شہروں، عبادت خانوں اور راہب خانوں کو نذر آتش کرکے قتل عام کرتے رہے۔

آخکار جب باغی اڈریک بھی سوین کے ساتھ ملگیا تو اُس نے کنٹربری کا رُخ کیا۔ مگر اس سے پیشتر کہ کنٹربری محصور ہو مسیحیوں نے بشپ الفیج کی بڑی منت کی کہ وہ روپوش ہو مگر اُس نے انکار کیا اور کہا کہ مصیبت کے وقت اپنے مالک کے گلّے کو چھوڑکر بھاگنا نالائق نوکر کا کام ہے۔ میں ہرگز ایسا نہ کرونگا۔" ان دنوں میں بزرگ الفیج دشمنوں کو کہلا بھیجتا رہا کہ بے قصوروں کو چھوڑدو اس کے سوا وہ برابر کلیسیا کے لوگوں کو ایمان میں ثابت قدم رہنے کی تعلیم دیتا رہا۔ اسی اثنا میں کنٹربری کو دشمنوں نے سرکرلیا اور شہر میں داخل ہوکر کشت وخون شروع کیا اور بے شمار مسیحی تلوار کا لقمہ بنے۔ راہبوں نے بڑی کوشش کی کہ بشپ الفیج کو عبادت خانہ میں چھپا رکھیں مگر وہ اپنے کو چھڑاکر بھاگا اور دشمن کی فوج کو چیرتا ہُوا سیدھا مشہد پر پہنچا اور اُن ظالموں سے مخاطب ہوکر کہا "ان بے قصوروں کو چھوڑدو۔ ان کا خون نہ کرو اپنا غصہ مجھ پر نکالو۔ وہ میں ہی تھا جس نے تمہاری بربریت کے باعث تم کو ملامت کیا۔ میں نے تمہارے ان قیدیوں کی امداد کی تھی۔" اسکی ان باتوں سے نارتھمین غصے سے بھر گئے اور اُسے پکڑ کر بُری طرح سے زدوکوب کیا۔ اسکو جلتا ہُوا کیتھیڈرل دکھایا اور اس کے سامنے کئی راہبوں اور شہریوں کو قتل کیا۔ پھر اس کے منہ کو بُری طرح سے زخمی کرکے بیڑیاں پہنائیں اور کئی ماہ تک ایک متعفن کوٹھڑی میں قید کر رکھا

کچھ عرصے کے بعد ان لوگوں میں سخت وبا پھیلی۔ ان لوگوں نے خیال کیا کہ آرچ بشپ کو قید اور تکلیف دینے کے باعث یہ بیماری ہم پر آئی۔ سو اُنہوں نے اس خدا پرست زاہد کو قیدخانہ سے رہائی دی۔ زاہد الفیج نے اپنے دشمنوں کے لئے دعا کی وہ صحتیاب ہوئے اور وبا جاتی رہی۔ اس کے سبب ان کے اکثر سردار اُس کے شکرگذار ہوئے۔ مگر بعض لالچی چاہتے تھے کہ وہ ۳۰۰۰ مارکس بطور تاوان کے دیوے۔ الفیج نے انکار کیا۔ اسی واسطے وہ پھر باندھا گیا اور عید قیامت کے دن اعلےٰ افسر کے سامنے جو گرین وچ میں تھا لایا گیا۔ مگر وہاں بھی اُس نے تاوان دینے سے انکار کیا اور کہا کہ میرے پاس کوئی سونا سوائے خداوند کی تعلیم کے نہیں۔ اگر اس سونے کو کوئی نہ لے تو اُن کا حال سدوم سے بڑھکر ہوگا۔" اُس نے اُس افسر سے یہ بھی کہا کہ "تمہاری سلطنت انگلستان میں تھوڑی دیر کے لئے ہے"۔ اس بات سے اُس کے دشمن بھڑک اُٹھے اور اُسے کلہاڑوں اور پتھروں سے مارا۔ جب وہ مار رہے تھے الفیج اُن کو دعائے خیر دیتا رہا اور پھر آسمان کی طرف نظر اُٹھا کر کہا۔ "اے نیک چوپان! اپنے گلّے پر رحم کی نظر کر۔ میں اب مرتے ہوئے اسے تیرے سپرد کرتا ہوں"۔ پھر ذیل کا گیت گانا شروع کیا:-

(منظومہ بزرگوار پاپا واعظ صاحب)

روز قیام اُٹھینگے جب ہم جلال میں
روح وبدن نہ ہونگے کبھی پھر ملال میں
روح وبدن کی گرچہ جدائی ہے موت سے
لیکن رہائی ملتی ہے ابدی کمال میں
دن جب چڑھیگا اُٹھینگے پھر ہم تو خواب سے
آخر بدن رہیگا نہ فانی زوال میں
زندہ رہیگی روح خوشی ہوگی دائما
ہوویگی حمد رب کی مسیح ذوالجلال میں

جب حشر ہوویگا خوشی ہووےگی تب کمال
صورت ہو غیر فانی مسیح کے جمال میں
روز قیام ہووےگی کیسی خوشی ہمیں
فرحت نصیب ہوگی مسیح کے خیال میں
فرزند بھائی بہن بھی ہوویںگے والدین
آپس میں سب ملینگے مسیح کے جلال میں
فضل اپنا اے مسیح عنایت ہمیں تو کر
تا زندگی ملے ہمیں تیرے وصال میں

ابھی یہ گیت ختم ہونے نہ پایا تھا کہ اُسکی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی اور وہ بزرگ زاہد ۵۹ سال کی عمر میں ۱۹ اپریل ۱۰۱۲ء کو اپنے ابدی آرام میں جا داخل ہُوا۔

مسیح میں سو گیا وہ مرد خدا
مصیبت سے چھُٹا وہ مرد دعا

راقمہ (مسز) کے خیر اللہ۔

بغیر کفارہ نجات نہیں

لوقا کی انجیل باب ۲۳ آیت ۳۵ میں لکھا ہو کہ یہودیوں کے سرداروں مسیح کو صلیب پر لٹکا ہُوا دیکھ کر ٹھٹھا کر کے کہتے تھے کہ اُس نے اوروں کو بچایا اگر یہ مسیح خدا کا برگذیدہ ہے تو آپ کو بچائے۔ اگر مسیح اُن کی بات مان کر اپنے آپ کو بچانا چاہتا تو بچا سکتا تھا جیسا کہ انجیل یوحنا باب ۱۰ آیات ۱۷ و ۱۸ میں اُس مسیح نے خود فرمایا کہ باپ مجھے اس لئے پیار کرتا ہے کہ میں اپنی جان دیتا ہوں تاکہ میں اسے پھر لوں کوئی شخص اسے مجھ سے نہیں لیتا پر میں اُسے آپ سے دیتا ہوں۔ میرا اختیار ہے کہ اسے دوں اور میرا اختیار ہے کہ اُسے پھر لوں۔ یہ حکم میں نے اپنے باپ سے پایا۔ پر اگر مسیح سرداروں کے طعنہ آمیز کلام کو مان کر صلیب سے اُتر آتا تو گنہگاروں کی نجات کبھی نہ ہوتی۔ بہادر آدمی اپنے بیوی بچوں کو چوروں اور ستمگروں کے حملوں سے بچانے کے لئے اپنی جان کو خطرے میں ڈال دیتا ہے۔ اور اپنی جان کھو کر ان کو بچا لیتا ہے۔ اگر چاہتا کہ اُسکی اپنی جان ضرور بچے تو مقابلہ کے لئے گھر سے باہر نہ نکلتا۔ مگر اُسکے بیوی بچے تو ضرور مارے جاتے تواریخ میں ہزاروں مثالیں ہیں جہاں پر لوگوں نے اپنی جانیں دیں تو دوسرے بچے مثلاً لیو بیداس اور اس کے تین صد ساتھیوں نے فارس کے بادشاہ دارا کا مقابلہ کر کے اپنی جانیں تو دیں مگر تمام ملک یونان بچا لیا۔ کون کہہ سکتا ہے کہ ایک آدمی کے جان دینے سے دوسرا نہیں بچ سکتا! اگر نوپیدہ بچہ کی ماں اپنی جان کو خطروں میں نہ ڈالے اور بعض حالتوں میں اپنی جان نہ کھووے تو بچہ کس طرح پر بچے۔

تین بچوں کا بیان ہے کہ ایک دن شام کے وقت کھیلتے کھیلتے سمندر کے کنارے جا نکلے اور وہاں پر کھیلتے کھیلتے رات پڑ گئی اور وہ واپس نہ آسکے جب صبح ہوئی تو دو چھوٹے اپنے اور بڑی لڑکی کے کپڑوں میں لپٹے ہوئے اور سمندر کے کنارہ کی گھاس سے ڈھپے ہوئے صحیح سلامت پائے گئے اور بڑی جو کہ خود بھی بہت بڑی عمر کی نہ تھی پاس ہی ننگی اور مُردہ پڑی تھی اور ہاتھ میں سمندر کے کنارہ کی سوکھی گھاس تھی جو کہ اپنے چھوٹے بھائی اور بہن کو ڈھانپنے کے لئے لا رہی تھی۔ اس نے اپنے آپ کو نہ بچایا بلکہ اپنی جان دیدی تاکہ وہ اپنے چھوٹے کمزور بہن بھائی کو بچا دے۔

ایک دفعہ مارسیلز میں طاعون کی وبا پھوٹ نکلی۔ طبیبوں نے فیصلہ دیا کہ جب تک کسی مریض پر عمل جراحی نہ کیا جاوے اور اس کے بدن کو کاٹ مرض کے مرکز کو دیکھ کر مرض معلوم نہ کیا جاوے تب تک لوگوں کے بچاؤ کی کوئی صورت نہیں۔ جو ڈاکٹر۔ حکیم عمل جراحی کرتا اس کا مرنا یقینی تھا۔ ایک ڈاکٹر جو مسیح یسوع کا سچا پیرو تھا اور جس کے دل میں مسیح کے لئے اور اسی لئے بنی نوع انسان کے لئے سچی محبت تھی فوراً بول اُٹھا میں عمل جراحی کرونگا۔ اس نے اپنے عزیزوں سے الوداع کہا۔ ہسپتال میں جا کر اپریشن کر کے تمام حالات مردہ مریض کے لکھے مگر دو گھنٹے کے بعد خود مر گیا۔ اگر وہ اپنے آپ کو بچاتا تو بچ سکتا تھا مگر تمام ملک اس مرض سے ہلاک ہو جاتا۔ تو کیا ایک کی موت سے بہت نہ بچے! ویسے ہی ایک مسیح کی موت سے تمام دنیا بچتی ہے۔ خود ہمارے ملک میں بنوں کے مشہور ڈاکٹر پادری پینیل کی موت عیسائیوں کے خون کے پیاسے ایک پٹھان کا پیچھا کرنے سے واقع ہوئی بتائی جاتی ہے اور جلالپور جٹاں کے مشہور ڈاکٹر نیوٹن کی موت اس واسطے کشمیر میں ہوئی کہ امرناتھ کے جاتریوں میں جب ہیضہ پھوٹ پڑا تو انہوں نے اپنی جان کی فکر نہ کی اپنے بیوی بچے سری نگر میں چھوڑ کر جاتریوں کو ہیضہ سے بچانے کے لئے امرناتھ کی طرف گئے۔ بہتوں کو ہیضہ سے شفا دی مگر خود ہیضہ میں مبتلا ہو کر اس مسیح کے پاس چلے گئے جسکے نمونہ پر چلکر انہوں نے دوسروں کے لئے اپنی جان دیدی۔

جے۔ ڈونیل

غزل

از قلم ڈاکٹر۔ ای۔ نیوٹن۔ قمر

جنت الفردوس کیا ہے میرا یارانہ ہے وہ
ہے جہنم نام جسکا قہر جانانہ ہے وہ
کچھ نہ دیکھا جز دل سے اشتیاق یار میں
راہبر رستہ میں چھوڑا عزم مردانہ ہے وہ
دارو دارہ خنجر براں کو سمجھے وصل یار
جرعہ از جام عشق پیر میخانہ ہے وہ
واہ واہ مژگاں زدن میں چھید ڈالے دل اگر
عشوۂ جادو نگاراں تیر ترکانہ ہے وہ
ٹکریں کھاتا ہوا آنکٹ پھرا ظلمات سے
اے سکندر حاصل تقلید کورانہ ہے وہ
پوچھتے ہیں ہم کو شائق ہیں کہاں منشی قمر
کہتے ہیں پھر جا بسا دل میں دیوانہ ہے وہ



یادِ رفتگان

یہ شریف میرا شاگرد تھا۔ بابو عیدہ خاں ماناں والہ کا فرزند دلبند تھا۔ مڈل تک مارٹن پور کے مشن سکول میں تعلیم حاصل کی۔ جوزف ظہور الٰہی بمقام گوجرانوالہ ۸ جولائی ۱۹۰۷ء میں ظہور پذیر ہوا تھا اس نے انٹرنس کا نصاب ماسٹر مولا بخش صاحب بی۔ اے کی سرپرستی میں ختم کیا لیکن کامیابی اسی سال پرنسپل صاحب گورنمنٹ کالج لاہور کی مدد سے پرائیویٹ امتحان میں حاصل کی۔ جبکہ کالج ہذا میں کلرک کا کام بھی کرتا تھا۔ مگر انہی ایام میں امراض معدہ وبال جان ہو گئیں۔ بعد از فراغت کئی علاج کئے گئے۔ بڑی ہمشیرہ اور والد نے کوئی تساہل نہ کیا لیکن افسوس کہ ان کی محنت اور کوشش ان کی مرضی کے مطابق بارآور نہ ہوئی اور مورخہ ۳ دسمبر ۱۹۲۷ء کو دوپہر کو راہیِ ملکِ بقا ہوا۔ ناظرین کرام اگرچہ اِس جوان کی جُدائی شاق ہے لیکن مجھے مسرت افزاء نتیجہ کی طرف توجہ دلانی مطلوب ہے۔ یہ کہ اس کے انتقال سے پہلے مجھے اس کے ساتھ بات چیت کرنے کا موقع ملا تھا ایک دن میں نے اُسکی امید اور ایمان اور محبت کی نسبت معلوم کرنا چاہا تو مجھے جو بھی خوشی ہوئی بیان سے باہر تھی۔ اس نے بیان کیا کہ جناب اب میں خداوند میں خوش ہوں۔ کیونکہ اس بیماری نے مجھے گناہگار اور پاک زندگی سے واقف کیا اور خدا کی محبت کی طرف راغب کیا۔ اب میں اگر تندرست ہو گیا تو خدا کی خدمت انجام دونگا اور اس کے ساتھ زندگی بسر کرونگا۔ ایک حیرانگی؟ اُس نے یوں ظاہر کی کہ میں ان تجربہ کار عالموں اور عمر رسیدہ بزرگوں سے حیران ہوں کہ وہ کیوں دیدہ دانستہ گناہ کو پیار کرتے ہیں؟ میں تو ایسا تھا اب سمجھا اور توبہ کرتا ہوں ناظرین دعا کریں کہ ہم بھی لواحقین اطمینان پائیں۔

خادم۔ الف دین

فلسطین میں آجکل جو جدید سکہ رائج کیا گیا ہے اُس پر انگریزی عربی اور عبرانی کے حروف کندہ ہیں۔

انگلستان کی بڑی ریلوے کمپنیوں کے پاس ۱۹۳۹۸ گھوڑے ہیں۔ جن میں سے ایک ہزار گھوڑوں کے سوا تمام گھوڑوں سے گاڑی کھینچنے کا کام لیا جاتا ہے۔ ان کے پاس ۳۳ ہزار گھوڑا گاڑیاں ہیں لیکن باربرداری کی موٹروں کی تعداد ۲۵۰۱ ہے۔

(زمیندار)

گورمکھی کتابیں

نورافشاں کا حوالہ دیں

یہ سب کتابیں گورمکھی ہیں

جیہی کرنی تیہی بھرنی - یہ اس قدر مقبول عام رسالہ ہے کہ چھٹی بار ۵ ہزار چھپ کر ختم ہونے کو ہے۔ صفحہ ۳۲ - ۶ پائی -

قصہ ملکہ استر - ہیرو ارت شاہ کے وزن پر - بائبل کا پُرلطف سبق آموز قصہ جسکی تعریفیں مولانا نصیرالدین نصیر سے اعلےٰ پایہ کے شاعر رطب اللسان ہوچکے ہیں۔ صفحہ ۴۶ قیمت صرف ایک آنہ۔

چندر لیلا سادھنی مشہور قصہ ہے - چند جلدیں باقی ہیں صفحہ ۸۸ - ۲ر

انجیل سار - خداوند یسوع مسیح کا احوال صفحہ ۲۸۴ - قیمت نہایت کم یعنی ۲ر مجلد ۴ر

اُودھار پتھ - مسیحی دین کے سوال وجواب صفحہ ۳۶ قیمت ۶ پائی -

آیت مکتا ولی - یعنی خاص آئتیں - صفحہ ۴۲ قیمت ۳ پائی -

پتل داسپ - صرف چند کاپیاں ہی رہ گئی ہیں صفحہ ۶۰ - ۳ پائی -

سچا چانن - یعنی مسیح غیرقوموں کو روشنی دینے والا نور ہے - صفحہ ۴۶ - ۹ پائی -

پشپا ولی - یعنی تصویروں والی تاریخی کہانیاں صفحہ ۲۴ - ۶ پائی -

روز دہاڑے بنتیاں - روزانہ دعاؤں کی کتاب - صفحہ ۸۴ - ۶ پائی -

سورگی ریل گڈی - ۳ پائی

بھجن تے غزلاں - ۶ پائی

المشتہر

سکریٹری ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی

لاھور

یونگ کرسچن ہائی سکول لدھیانہ

یہ بورڈنگ سکول مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ دراز سے جاری ہے مشن نے ابتدائی تعلیم کو اعلےٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیرنگرانی کردی ہیں اور چار خواتین اسکی مدد کرتی ہیں - اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہوگیا ہے۔

شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار۔ کلاس فیس سرکاری شرح کے مطابق ہے۔ متفرق اخراجات ایک روپیہ آٹھ آنہ ماہوار فی طالب علم ہے۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

نئے انتظام کے مطابق چالیس فیصدی غیرمسیحی بھی داخل ہوسکتے ہیں۔

اس سکول میں ہرقسم کا فرنیچر مثلاً میز - کرسی - الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے - اس کے علاوہ جوبکسنا ماعہ سے الہ تک اور گردکونل عہ سے صہ تک مل سکتا ہے۔

مزید حالات پرنسپل وہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہذا سے دریافت ہوسکتے ہیں -

انسان کے تمام چہرہ میں صرف ناک ہی ایک ایسا حصہ ہے جس پر بڑھاپے کا کوئی اثر نہیں ہوتا اور ناک کے بعد کانوں کا نمبر ہے

گراموفون کا ایک جدید ریکارڈ تیار کرنے میں پانچ ہزار پونڈ کی رقم صرف ہوتی ہے -

(زمیندار)

ہر ایک مسیحی کے لئے مفید اور کارآمد کتابیں

۱ - ہماری بائبل اور مسلم علماء - ضخامت ۲۰۰ صفحہ کی۔ قیمت بغیر محصولڈاک ایک روپیہ -

۲ - **اثبات صلیب بجواب احمدیت کی کسر صلیب** ضخامت ۲۰۰ صفحہ - قیمت بغیر محصولڈاک ایک روپیہ

۳ - **کوایف العرب** - ضخامت ۱۸۴ صفحہ کی۔ قیمت بغیر محصولڈاک ۱۴ر

۴ - **تحقیق الاسلام** - زیرطبع ہے خریدار نام درج یہ کتابیں مسیحی ومسلم اہل الرائے کی نظر میں مقبولیت وپسندیدگی کا تمغا حاصل کرچکی ہیں - اردو میں مسیحیت واسلام پر مسیحی واعظین ومبشرین ومعلمین کے کام کی کتابیں ہیں مسیحیوں کے ریڈنگ روم ان سے ہرگز خالی نہ رہنے چاہئیں - کتابیں ہاتھوں ہاتھ جارہی ہیں - خریدنا ہو تو جلد پتہ ذیل سے طلب فرمائیں ؛

المشتہر

پادری غلام مسیح - میکلوڈ روڈ

لاہور

اشتہار ۲/۲

ایک ایسے ہوشیار ڈسپنسر کی ضرورت ہے جو ایک چھوٹے دوائی خانہ کے کام کو بخوبی انجام دے سکے - یہ دوائی خانہ ضلع بلندشہر کے ایک گاؤں میں واقع ہے جو ریلوے سٹیشن سے دو میل کے فاصلے پر ہے اور رہنے کے واسطے ایک اچھا مکان تیار ہے تنخواہ ۳۵ روپیہ ماہوار ہوگی -

درخواست سند کے ساتھ پادری **الفریڈ ہاروی صاحب** کے نام **چرچ مشن بلندشہر** آنا چاہئیں -

پادری ایچ - اے - وائل صاحب ایس - ٹی - ایم مینیجر نورافشاں امپریس - وڈلا ہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پروپرائٹر چھپا -